© rasailojaraid.com

نصف صدی کی 'ترقی یافتگی' اور ترقی پذیری کے باوجود آج ہم اس سے بھی زیادہ پستی کی حالت میں نظر آتے ہیں' اس اضافے کے ساتھ کہ اس وقت امید' حوصلے اور ولولے کی جو سوچیں اٹھ رہی ہیں' وہ بھی اب کہیں بکھر گئی ہیں۔ (ص ۲۰' د ن)

یہ نہ سمجھیں کہ یہ وعظ ہیں۔ ہلکے پھلکے' مزاحیہ' حسن ادب کے نمونے' اشعار سے مزین (دل چاہتا ہے ہر صاحب ذوق پڑھے اور کچھ حاصل کرے) لیکن موضوعات: فوج کا آئینی کردار' آگرہ کی نوراکشتی' فی صد شماری کی طلسم کاری وغیرہ۔

مصنف شاعر ہیں۔ ان کے کئی مجموعۂ کلام بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ۳۰ سے زائد تصنیفات کی فہرست دی گئی ہے۔ بچوں کے لیے بھی لکھتے ہیں۔ تجارت پیشہ ہیں۔ طویل مدت شارجہ میں رہے۔ ایک بیٹے کی ذہنی معذوری کی وجہ سے' اس میدان میں بہت مفید کام کیا۔ سائنوسا تنظیم بنا کر' اس کا رسالہ نکالا۔ کراچی میں دیوا اکیڈمی کتنے ہی معذور بچوں کا سہارا اور امیدوں کا مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں خوب نوازے۔ ان کے جذبے کو عام کرے۔ (م - س)

تاریخ محمد ﷺ، ایم ڈی فاروق ایڈووکیٹ۔ ناشر: ادارہ اشاعت قرآن و تاریخِ اسلام (ہسٹری سنٹر) ۱۱۳-سی' ماڈل ٹاؤن' لاہور۔ صفحات: ۵۷۶۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

سیرت' حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و شخصیت اور اخلاق حسنہ کا نام ہے' جب کہ تاریخ' ماہ و سال کی واقعات نگاری ہے۔ فاضل مصنف کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس' پوری تاریخ کی آئینہ دار ہے۔ آپؐ کی تاریخ کا مطالعہ تاریخی تناظر میں کرنا چاہیے۔ مصنف نے اپنے خیال میں زیر نظر تصنیف کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ کے طور پر پیش کیا ہے' سیرت کی کتاب کے طور پر نہیں۔ لیکن کتاب کا مجموعی اسلوب' ترتیب و مباحث مروجہ سیرت نگاری ہی کے مشابہ ہے۔

کتاب کے مباحث ایک مقدمے اور ۱۵ عنوانات پر مشتمل ہیں' جنھیں تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: اول: قبل از نبوت حالات (حضرت آدمؑ تا آنحضرتؐ)' دوم: حضورِ اکرمؐ کے حالات (بہ ترتیب زمانی)' سوم: حضور اکرمؐ کا برپا کردہ انقلاب (تعلیمات کی اثر پذیری کے اعتبار سے)۔

مصنف کے خیال میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ انقلاب کو سمجھنے اور اس کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے تاریخِ عالم کا ادراک ضروری ہے مگر چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں عرب کے حالات کو انھوں نے نہایت اختصار سے بیان کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ کے مآخذ کے ضمن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں تین اہم مآخذ (قرآن کریم' کتب احادیث اور کتب مغازی و سیرت) کا ذکر کیا ہے۔ فاضل مصنف نے ائمہ محدثین پر یہ اشکالات اٹھائے ہیں۔ اوّل: حدیث کی جمع و تدوین کا کام عجمیوں (غیرعربوں) کے ہاتھوں سرانجام پایا اور یہ تمام حضرات تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوم: انھوں نے لاکھوں حدیثوں میں سے بہت کم کو صحیح قرار دے کر اپنے مجموعوں میں درج کیا۔ سوم: یہ تمام احادیث لوگوں نے انھیں زبانی سنائیں اور ان کا کوئی تحریری ریکارڈ پہلے سے موجود نہ تھا۔ چہارم: محدثین کا انتخاب ان کی ذاتی بصیرت' غوروفکر اور فیصلے کا نتیجہ تھا۔ ان احادیث کے صحیح ہونے کے متعلق نہ تو ان کے پاس خدا کی سند تھی اور نہ اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی۔ اس طرح محض اپنی فہم و فراست اور تحقیق کے مطابق جن احادیث کو صحیح تصور کیا' اپنے مجموعوں میں داخل کر دیا۔ (ص ۱۵۷)

احادیث نبویؐ کے بارے میں شکوک و شبہات کا یہ رجحان کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ ڈاکٹر حمیداللہ کی الوثائق السیاسیة' ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کی السنة ومکانتها فی التشریع الاسلامی اور مولانا مودودی کی سنت کی آئینی حیثیت کا مطالعہ کر لیا جائے تو یہ شکوک ازخود رفع ہو جاتے ہیں۔

فاضل مصنف نے کتاب میں متعدد مقامات پر معروف سیرت نگاروں مثلاً: ابن اسحاق' ابن ہشام' ابن سعد' امام سہیلی اور علامہ شبلی نعمانی وغیرہم کے برعکس ایک مختلف نقطۂ نظر اختیار کیا ہے' مثلاً: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری عورتوں کے دودھ پلانے اور حلیمہ سعدیہ کے پاس چار سال تک قیام کی روایت مشکوک بلکہ غلط معلوم ہوتی ہے...... اور فطرت کے خلاف ہے (ص ۲۰۲)۔ آپؐ پر پہلی وحی خواب کی حالت میں نازل ہوئی (ص ۲۳۱)۔ مقاطعہ قریش بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ نہ تھا بلکہ یہ محض مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ تھا (ص ۲۵۳)۔ جنگ خندق میں حضرت سلمانؓ فارسی کا مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دینا اور آپؐ کا قبول کرنا آپ کی جنگی مہارت اور دفاعی تدابیر کے خلاف ہے (ص ۳۸۴) وغیرہ' مگر تعجب ہے کہ فاضل مصنف نے سوائے چند مقامات کے' کسی جگہ بھی حوالہ جات کی ضرورت نہیں سمجھی اور نہ آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست دی ہے۔ اس لیے حوالوں اور دلیل و استدلال کے بغیر متذکرہ بالا آرا کی حیثیت قیاس آرائیوں سے زیادہ کچھ نہیں۔

پوری کتاب میں کہیں آیات قرآنی کا عربی متن نہیں دیا' محض تراجم پر اکتفا کیا ہے۔

کتاب میں پروف کی بھی خاصی اغلاط ملتی ہیں۔ مصنف نے محبت اور لگاؤ کے ساتھ کتاب تصنیف کی ہے اور اس کی اشاعت کا اہتمام بھی ذاتی طور پر کیا ہے۔ امید ہے کہ آیندہ ایڈیشن میں وہ بعض ضروری نکات پر نظرثانی کریں گے۔ (ڈاکٹر محمد عبداللہ)

© rasailojaraid.com